بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷/۶۲ / منگل ۲۲ جمادی الاوّل ۱۴۰۳ھ ہجری ۸ امان ۱۳۶۲ ہش ، ۸ مارچ ۱۹۸۳ء / نمبر ۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں ۵ نئی مساجد اور مشن ہاؤسز کا منصوبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنوری ۸۳ء میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کو یہ پیغام دیا کہ آئندہ چار پانچ سال میں امریکہ میں کم از کم پانچ نئے مشن ہاؤسز اور مساجد قائم کرنے کے لئے فوری اقدام کیا جائے ۔ چنانچہ اپنے محبوب امام کی آواز پر احباب جماعت نے ابدا ھینئی طیّبۃ کی طرح فوری لبیک کہا اور غیر معمولی جوش اور شوق سے وعدے لکھوائے ہیں اور ادائیگیاں کر رہے ہیں ۔ ۲۸ فروری تک کی رپورٹ کے مطابق ۸۰۰ و ۱۳ و ۶ (چھ لاکھ تیرہ ہزار آٹھ صد) ڈالرز کے وعدے ہو چکے ہیں اور ۱۶،۱۷۵ ڈالرز کی نقد ادائیگی ہوئی ہے ۔ الحمدللہ ۔ ابھی بعض جماعتوں کے وعدے آنا باقی ہیں ۔

جملہ عہدیداران اور مخلصین جماعتہائے احمدیہ امریکہ خاص دعاؤں کے مستحق ہیں ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد ان جماعتوں کو حضور کی ہدایت کیمطابق وقت کے اندر اندر نئے مراکز قائم کرنیکی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

وکیل المال (ثانی) تحریک جدید

محبوب امام کی آواز پر والہانہ لبیک
جماعتہائے احمدیہ ماریشس کے معیار قربانی میں نمایاں اضافہ ہوگیا

مکرم صدیق احمد صاحب منور امیر و مبلغ انچارج ماریشس کی رپورٹ محررہ ۱۶/۲/۸۳ کے مطابق اپنے محبوب امام کی آواز پر احباب جماعت نے نئے ولولہ اور جوش سے لبیک کہا ہے اور نہ صرف یہ کہ چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے بلکہ معیارِ قربانی بھی بلند ہوا ہے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ اب لازمی چندہ جات کی ماہوار ادائیگی تقریباً دوگنی ہوگئی ہے ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے احباب کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کا قدم ترقی کی شاہراہ پر تیزی کیساتھ بڑھتا رہے (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

وقفِ عارضی میں سال میں ایک بار ضرور حصہ لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔

" وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کیساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے رستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے ۔ لیکن ہر سال ایکدفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے تاکہ اس قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اسے مل جائے "

(الفضل ۲۶ فروری ۱۹۷۱ء)

تحریک وقفِ عارضی اپنی افادیت اور تربیت کے لحاظ سے اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ جملہ احباب ہر سال ضرور ایک مرتبہ یا زیادہ دفعہ اپنے اوقات خدمتِ دین کیلئے پیش کرتے رہیں ۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے ۔ آمین ۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

بیرونِ پاکستان
بیداری کی لہر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے متاثر ہو کر احباب میں ایک نیا جذبہ و جوش نظر آرہا ہے ۔ اور ہر دوست مالی قربانی میں ایکدوسرے سے مسابقت میں مشغول ہے ۔ چنانچہ گیمبیا کے دو دوستوں نے (جن میں ایک پاکستانی اور دوسرے گیمبین ہیں) اپنا وعدہ تحریک جدید بڑھا کر چار چار صد دلاسی (یکصد پاؤنڈ کے برابر) کر دیا ہے ۔ اور اس طرح معاونین خصوصی کی صفِ اوّل میں شامل ہوگئے ہیں ۔ اسی طرح ایک دیہاتی جماعت نے جو پہلے چند سو چندہ دیتی تھی اب ۳۰۰۰ دلاسی چندہ دیا ہے ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں مزید برکت ڈالے اور اس کے غیر معمولی فضلوں کے یہ وارث ہوں ۔ آمین ۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۸ امان / مارچ ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت نزلہ اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے

احباب کرام خصوصی توجہ اور دلی التزام کے ساتھ یہ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم رحیم و رحمان شافی مطلق اپنا فضل نازل کرے اور حضرت سیدہ موصوفہ کے بابرکت وجود کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور لمبی عمر عطا کرے ۔ آمین ۔

- میرے بیٹے عمران مظفر کو اچانک سینے میں درد ہوئی ہے ۔ جس کے بعد اسے امریکن ہسپتال لاہور میں داخل کرا دیا گیا ہے ۔ صحت بہت خراب ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی توفیق بخشے ۔ (مظفر احمد موضع ہانڈو لاہور)
- والد محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی جمعہ کے بعد بوجہ بخار بیمار ہیں پہلے ہی کمزوری بہت ہے ۔ بینائی پر بھی اثر ہے احباب کرام سے والد محترم کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (نفیس احمد چوہدری ۔ ربوہ)
- مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ چنیاں کچھ عرصہ سے علیل ہیں ۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (چوہدری محمود انور کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)
- مؤرخہ ۳۱ جنوری ۱۹۸۳ء کو عزیزہ امۃ المنان اہلیہ عبدالسمیع حامی کو اللہ تعالیٰ نے دختر نیک اختر سے نوازا ہے بچی کا نام عفیفہ سمیع تجویز کیا گیا ہے نومولودہ خاکسار کی نواسی اور مکرم میاں محمد رفیع ناصر پروپرائٹر ناصر دواخانہ ربوہ کی پوتی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے ۔ والدین اور لواحقین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین ۔ (قاضی محمد یوسف واقف زندگی تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے نویں مرحلہ میں ۱۰ مارچ ۸۳ء تک توسیع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ۱۰ مارچ ۱۹۸۳ء تک ربوہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی رقوم نویں مرحلہ میں شمار ہونگی ۔

عہدیداران اور احباب جماعت اپنے وعدہ کے ۱۵/۹ حصہ کی ادائیگی اس سے قبل فرما دیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

اللہ نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ ہم دنیا کی توقعات پورا کریں گے

یہ خوشخبری ساری جماعت کے لئے ہے۔ دعا کریں اللہ کبھی ہمارا ساتھ نہ چھوڑے

فرمودہ بتاریخ ۱۱ نبوت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۸۲ء بمقام عقبی لان قصر خلافت ربوہ

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم۔ اے۔ انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ نے حضور کے اعزاز میں مورخہ ۱۱ نبوت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۸۲ء بعد نماز عشاء قصر خلافت کے عقبی لان میں استقبالیہ دیا۔ اس تقریب کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے جو خطاب فرمایا تھا صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر اسے ذیل میں افادہ احباب کے لئے پیش کر رہا ہے:

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور نے فرمایا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک دفعہ سکنڈے نیویا کے کسی ملک میں یہ سوال کیا گیا کہ

جماعت احمدیہ میں آپ کی حیثیت

کیا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میں اور جماعت احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور ہمارے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے۔

اُس وقت تو میرے لئے یہ ایک علمی نکتہ تھا اور نظریاتی لحاظ سے جب میں نے اس پر غور کیا تو مجھے بہت لطف آیا۔ لیکن اب اس تجربہ میں جو یورپ میں خصوصیت کے ساتھ مجھے حاصل ہوا، بلکہ خلافت کے بعد سے ہی وہ تجربہ شروع ہو چکا تھا، دن بدن میرا دل اس چیز کا زیادہ سے زیادہ مشاہدہ کرتا رہا کہ واقعۃً خلافت اور جماعت احمدیہ دو الگ الگ وجود نہیں ہیں۔ اگر کوئی الگ وجود ہو سکتا ہے تو وہ میری ذات کا ہے کیونکہ میں نے اپنے آپ کو بھی ہمیشہ خلافت کے منصب کا اسی طرح مطیع پایا جس طرح میں کسی اور سے توقع رکھتا ہوں اور مجھے یہ احساس ہوا کہ میرا ذاتی وجود تو الگ ہے لیکن منصب کا وجود جماعت سے الگ ہے نہ ہو سکتا ہے۔ ایک ہی تصور کے تابع، ایک ہی آقا کی فرمانبرداری میں ہم ایک دل کی طرح دھڑکتے ہیں اور ایک ہی قسم کی تمنائیں رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر قدم آگے بڑھاتے ہیں۔

یہی کیفیت ہماری دعاؤں کی ہے اور یہی کیفیت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ سارے سفر کے دوران مجھے ہمیشہ یہ محسوس ہوتا رہا کہ ساری

جماعت کی اجتماعی قوت

ہے یعنی ان کی دعاؤں کی قوت جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اجتماعی رنگ میں مرکوز ہو کر نازل ہو رہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اتنی غیر معمولی تائید ساتھ ساتھ رہتی تھی کہ اس تائید کو دیکھ کر کوئی انسان اپنے نفس اور انانیت کے کیڑے میں مبتلا ہو ہی نہیں سکتا سوائے اس کے کہ دل اندھا ہو اور انسان ایسی جہالت میں مبتلا ہو کہ اس سے نکلنا اس کے مقدر میں نہ ہو، خدا تعالیٰ کے ایسے فضلوں کو دیکھتے ہوئے جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے کوئی انسان اپنی طرف کسی خوبی کو منسوب کر ہی نہیں سکتا۔

ایک موقع پر بالکل بے حیثیت اور بے حقیقت ہو کر میں نے اپنے رب سے عرض کیا اے خدا میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے۔ میرا ذہن قطعاً خالی پڑا ہے۔ تو نے جماعت کے لئے جو توقعات پیدا کر دی ہیں وہ میں نے تو پیدا نہیں کیں۔

جماعت احمدیہ کے امام

کو دنیا ایک خاص نظر سے دیکھنے آتی ہے اور ایک توقع کے ساتھ اس کا جائزہ لیتی ہے۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں تو اس پر پورا نہیں اتر سکتا۔ اس لئے اے خدا! تو ہی میری مدد فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اتنی غیر معمولی مدد فرمائی کہ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ میں خود نہیں بول رہا کوئی اور طاقت بول رہی ہے۔ میرے ذہن میں از خود مضمون آتے چلے جا رہے تھے۔

پھر اس کے بعد

میرے دل میں ایک خوف

پیدا ہوا کہ اگر اللہ کی تائید ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے چھوڑ دے تو جس مقام پر اُس نے فائز فرما دیا اور دنیا کی توقعات بلند کر دیں اس مقام سے تو میں ایسا گروں گا کہ لوگوں کو کچھ سمجھ ہی نہیں آئے گی کہ یہ کون شخص ہے جو اب سامنے آیا ہے، اس سے پہلے تو کوئی اور وجود تھا۔ چنانچہ بڑی گھبراہٹ اور پریشانی میں میں نے دعا کی اے خدا! تو وہ نہ بن کہ رحمت کا جلوہ دکھا کر پیچھے ہٹ جائے تو نے فضل فرمایا ہے تو پھر ساتھ رہ اور ساتھ ہی رہ اور کبھی نہ چھوڑ۔

اسی رات

میں نے ایک خواب دیکھی

اور اس سے مجھے یہ یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس سارے سفر کو کامیاب کرے گا اور مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ یعنی جماعت کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسجد بشارت سپین کے صحن میں میرے بھائی صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آ کر مجھے گلے لگا لیتے ہیں اور پھر چھوڑتے ہی نہیں۔ میں حیران کھڑا ہوں مجھے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ اب ملاقات کافی لمبی ہو گئی ہے۔ اب بس کریں۔ لیکن وہ چمٹ جاتے ہیں اور چھوڑتے ہی نہیں۔ اسی حالت میں خواب ختم ہو گئی۔

صبح اٹھ کر مجھے یاد آیا کہ میں نے تو یہ دعا کی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف اس سفر کو بابرکت کرے گا بلکہ باقی ساری زندگی کو بھی بابرکت کرے گا۔ دنیا کو جماعت سے جو توقعات ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم ان کو پورا کریں گے۔ یہ "ہم" کا صیغہ میں اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ وہاں ایک شخص مرزا طاہر احمد مراد نہیں تھا۔ میری دعائیں نہ اپنی ذات کے لئے تھیں نہ ایک وجود کے لئے تھیں۔ میری دعائیں تو اس جماعت کے لئے تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں آج اللہ کی صفات کا مظہر بنی ہوئی ہے۔ اس جماعت سے جو توقعات ہیں وہی اس کے خلیفہ سے ہوتی ہیں اس سے الگ توقعات تو نہیں ہوا کرتیں۔ پس میں اس خوشخبری کو ساری جماعت کے لئے سمجھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کبھی ہمارا ساتھ نہ چھوڑے اور ایک سے ایک بلند تر منزل کی طرف لے جاتا چلا جائے اور وہ فتوحات جو ہماری تمناؤں میں بسی ہوئی ہیں خدا کرے کہ عملی زندگی میں بھی ان کو دیکھنے کی ہمیں توفیق نصیب ہو۔

آخر میں میں آپ سب کا اور صدر انجمن احمدیہ کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے یہ تقریب پیدا کی اور للّٰہی محبت کے جذبات کا اظہار فرمایا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام اسباط عشرہ کی تلاش میں

کتاب مورمون پر ایک نظر

مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور

۱۸۲۰ء میں سرزمین امریکہ میں جوزف سمتھ نے یہ دعویٰ کیا کہ میرے پاس خدا کا فرشتہ یہ پیغام لایا ہے کہ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کا مشن ختم نہیں ہو گیا تھا۔ بلکہ آسمان پر جانے کے بعد وہ اترے اور اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں امریکہ کے ریڈ انڈین کے پاس آئے تھے کیونکہ یہ قبیلے بنی اسرائیل کا حصہ ہیں۔ اس کے بعد وہ دنیا کے کسی نامعلوم حصہ میں بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل (اسباط) کے پاس گئے۔ کیونکہ وہ دنیا کی نظروں میں گمشدہ تھے۔ خدا کی نظروں میں گمشدہ نہیں تھے۔ فرشتہ نے بتایا کہ ریڈ انڈین کے آباء و اجداد کے مخفی حالات اور حضرت مسیحؑ کی پوشیدہ زندگی کے تفصیلی واقعات ایک غار میں بند ہیں۔ غار کو کھولو۔ سونے کی الواح پر یہ لکھے ہوئے ملیں گے۔ ان کا مفہوم تم پر منکشف ہوگا۔ اسے دنیا کے سامنے ایک کتاب کی شکل میں پیش کرو۔ جوزف سمتھ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے صحیفہ کا نام "کتاب مورمون" رکھا۔ یہ کتاب اس وقت میرے سامنے ہے اس میں ان حالات کی تفصیل موجود ہے

جوزف سمتھ نے یہ بھی لکھا ہے کہ امریکہ میں آکر حضرت مسیحؑ نے اپنی خدائی کا اعلان کیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جوزف سمتھ ایک مفتری شخص تھا اسے اپنے افترا کی سزا بھی مل گئی۔ ۱۹۴۴ء میں وہ قتل ہو گیا۔ وہ "مورمون فرقہ" کا بانی تھا۔ یہ فرقہ امریکہ و یورپ میں پروان چڑھا۔ مورمون مانتے ہیں کہ

> صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ امریکہ میں آئے۔ صلیبی زخموں کے نشان دکھائے۔ اس کے بعد وہ اپنی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں مختلف علاقوں اور بستیوں میں گئے۔ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ صلیب کے بعد حضرت مسیح آسمان سے اتر کر زمین پر آگئے تھے ان کا مشرق و مغرب کے علاقوں میں جانا ضروری تھا۔ کیونکہ مسیح نے خود یہی تو فرمایا تھا "میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس بھیڑ خانے کی نہیں۔ ضرور ہے۔ کہ میں انہیں بھی لاؤں۔ اور وہ میری آواز سنیں گی۔ اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا" (یوحنا ۱۰/۱۶)

مورمون صحیفہ میں لکھا ہے کہ اس قول سے ظاہر ہے کہ یسوع مسیحؑ کے لیے ضروری تھا کہ وہ ان بنی اسرائیل کے پاس جاتے۔ جو کہ وطن سے باہر تھے۔ ان تک تبلیغ حق پہنچاتے۔ اس مشن کو پورا کرنے کے لیے پہلے امریکہ میں ان کا ظہور ہوا۔ اس کے بعد وہ دوسرے ممالک میں گئے جہاں دس قبائل (اسباط عشرہ) گم تھے۔ اس طرح وہ مشن مکمل ہوا۔ جو کہ مسیحا سے خاص ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مورمون صحیفے کا بنیادی تصور کہ صلیب کے بعد حضرت مسیح، بنی اسرائیل کے پاس گئے تھے کہاں سے اخذ کیا گیا؟ قرائن بتاتے ہیں۔ کہ یہ تصور حضرت مسیحؑ کے اسی قول پر مبنی ہے جو ابھی بیان کیا گیا کہ میری اور بھی بھیڑیں ہیں ..... اسی طرح جوزف سمتھ نے غالباً ایک دوسری روائت سے استفادہ کیا ہوگا جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کی نامعلوم زندگی کے حالات سے چرچ شناسا ہو چکا ہے عیسائیوں کے وہ علماء جو مشرقی ممالک (ایران، عراق، افغانستان، ہندوستان، برما، چین وغیرہ) میں تبلیغ کے لیے گئے وہ ایسی نادر کتابیں ویٹی کن میں لائے۔ اور پوپ کے حضور پیش کیں۔ جن میں یہ حالات درج تھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ جوزف سمتھ ان مخفی حالات سے واقف ہو چکا تھا۔ اس نے صرف اتنا تصرف کیا کہ "انڈین" کی جگہ "ریڈ انڈین" کر دیا، ہندوستان میں بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل (اسباط) آباد تھے حضرت مسیحؑ ان کی ہدایت کے لیے ہندوستان میں آئے۔ جوزف سمتھ نے یہ تانا بانا "ریڈ انڈین" میں جوڑ دیا۔

جیسوائٹ مشنری ۱۶ ویں صدی میں ہندوستان اور چین میں آئے۔ ان کا مشن یہ بھی تھا کہ مقدس توما کے عیسائیوں کا پتہ لگایا جائے۔ انہوں نے دور دراز کے ممالک میں سفر کیا۔ اور مخفی حالات کو جمع کیا۔ اس کے بعد مشنریوں کا تانتا بندھ گیا۔ نکولس نوٹو ویچ

THE UNKNOWN LIFE OF CHRIST

کے دیباچہ میں لکھتا ہے کہ ہندوستان، چین، مصر اور عرب میں جانے والے رومن کیتھولک مشنریز واپسی پر ایسے ۶۴ مکمل یا نامکمل نسخے اپنے ہمراہ لائے اور ویٹی کن لائبریری میں جمع کروا دیئے۔

جن میں ہندوستان میں حضرت مسیح کی آمد کا ذکر تھا۔ اور ان کی زندگی کے نامعلوم حالات درج تھے۔

یہ حالات عیسائی علماء کے علم میں آچکے تھے۔ اور اس لائبریری سے وابستہ بعض دوسرے لوگ بھی حضرت مسیحؑ کی زندگی کے اس پہلو سے واقف ہو چکے تھے۔ اس بات کا پتہ لگ چکا ہے۔ کہ جوزف سمتھ اور اس کے دست راست

SIDNEY RIGDON

کے ہاتھ میں ایک غیر مطبوعہ دستاویز تھی۔ کتاب مورمون اس کا چربہ ہے۔ یہ دستاویز مغربی پنسلوینیا کے ایک پریسبیٹرین مسٹر

SOLOMON-SPAULDING

نے مرتب کی تھی۔

غالباً اس مذہبی عہدہ دار اور عالم کو حضرت مسیحؑ کی نامعلوم زندگی کے حالات کا علم تھا۔ جوزف سمتھ نے ان حالات کی ایک مسخ شدہ تصویر پیش کر دی۔ فی الجملہ کتاب مورمون کے پس منظر میں وہ روائت کارفرما ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ اپنی گمشدہ اُمت کے پاس پہنچے۔ ان کو راہ حق دکھائی۔ اور ان کی نجات کا سامان کیا۔

اس تعارف کے بعد مورمون صحیفہ کے ضروری اقتباس پیش ہیں۔ پہلا باب یوں شروع ہوتا ہے۔ کہ (۶۰۰ قبل مسیح میں) بنی اسرائیل کی جلاوطنی کے وقت ان کا ایک طائفہ سمندر کے راستہ سفر کرتے ہوئے امریکہ کی سرزمین پر اترا قرن اول میں یہ ایک بڑا قبیلہ بن گیا تھا یہ ریڈ انڈین کہلائے صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ ان میں ظہور فرما ہوئے۔ اس طرح یہ لوگ آپ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ بعد میں یہ دو حصوں میں منقسم ہو گئے۔ ایک خدا پرست تھے اور دوسرا سراسر دین سے بے بہرہ۔ ۴۰۰ عیسوی میں بے دین لوگوں نے دینداروں کا صفایا کر دیا۔ صرف ایک نبی مورمون نامی بچ گیا۔ اور اس کا لڑکا مورونی۔ مورمون اور مورونی نے اپنی وفات سے پہلے اپنے آباء و اجداد کی ہزار سالہ تاریخ مرتب کی۔ اور اسے سونے کی الواح پر لکھا۔ اور ایک غار میں بند کر دیا۔ دعویٰ یہ کیا جاتا ہے۔ کہ کتاب مورمون انہی الواح کا ترجمہ ہے

کتاب کے آخر میں نیفی سوم کے نام سے ایک باب ہے۔ اس میں ہے۔ کہ یسوع مسیح امریکہ میں ظہور فرما ہوئے۔

وہ آسمان سے اترے۔ زمین پر آئے۔ یقین دلایا۔ کہ میرا وہی جسم ہے۔ جسے صلیب دیا گیا۔ یہاں تک کہ صلیبی زخموں میں ہاتھ ڈالنے کو کہا۔ اور اعلان کیا کہ میں اسرائیل کا خدا ہوں۔ ساری زمین کا خدا ہوں۔ یہ زمین جس پر تم بس رہے ہو ارض موعود ہے۔ وراثت میں ملی ہے کیونکہ تم بنی اسرائیل کا ہی حصہ ہو تم میری بھیڑوں میں سے ہو۔

اس کے علاوہ اسباط عشرہ میری کھوئی ہوئی بھیڑیں ہیں۔ وہ دنیا کی پہنائیوں میں گم ہیں۔ جب میں یروشلم میں تھا تو مجھے باپ کی طرف سے اجازت نہیں تھی۔ کہ ان کو دوسری دنیا کا پتہ دیتا۔ یا ان کو دس قبائل کے علاقوں میں سے شناسا کرتا۔

آگے چل کر لکھا ہے۔

تم لوگ وہی ہو۔ جن کے بارہ میں میں نے کہا تھا۔

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں ..... الخ"

اس وقت میری بات کو نہیں سمجھا گیا۔ سامعین نے سمجھا۔ غیر قوموں کے بارہ میں یہ قول ہے۔ حالانکہ غیر قوموں نے میرے ذریعہ نہیں میرے شاگردوں کے ذریعہ ایمان لانا ہے۔ غیر قوموں نے کبھی میری آواز نہیں سنی۔ میں نے تو کہا تھا۔

"وہ میری آواز سنیں گی"

پس اس سے مراد تم ہو۔ غیر قوموں کے افراد نہیں ہیں۔ کیونکہ تم نے میری آواز سنی۔ میرے شناسا ہوئے۔ مجھ پر ایمان لائے۔ میرے گلے میں شامل ہو گئے۔ یہ سب باتیں ان کو حاصل نہیں ہیں" (ص ۴۳۰۔ ۳۔ نیفی ۱۵۔ ۱۶)

اپنا کام مکمل کر کے جب واپس جانے لگے تو فرمایا۔

> "اب تم اپنے گھروں کو جاؤ۔ اور میری تعلیمات پر عمل کرو ..... میں پھر بھی تمہارے پاس آؤں گا۔ اب میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں۔
>
> اس کے بعد دس گمشدہ قبیلوں پر بھی مجھے ظاہر ہونا ہے کیونکہ میرے باپ کے تئیں وہ گمشدہ نہیں ہیں۔ وہ جانتا ہے۔ کہ کہاں ہیں اور کیسے ایمان لائیں گے اور میرے گلہ میں شامل ہوں گے"

(ص ۴۳۲۔ ۳۔ نیفی ۱۷ باب)

اس نوٹ کے لکھنے کی غرض یہ ہے کہ مورمون فرقہ حضرت مسیحؑ کے نقش قدم کی تلاش میں بھٹک رہا ہے ان تک پیغام حق پہنچانا ضروری ہے ان کو تبلیغ اسلام کی جائے۔ ان کو بتایا جائے کہ حضرت مسیحؑ خدا تعالیٰ کے عبد اور رسول تھے۔ وہ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے۔ ان کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی مشن اسباطِ عشرہ کی تلاش تھا۔ جو کہ قرنِ اوّل میں افغانستان کشمیر اور ہندوستان کے شمال مغرب میں آباد تھے۔ حضرت مسیح اصلیبی موت سے نجات پا کر بلادِ شرقیہ میں آ گئے تھے۔ آپ نے یسعیاہ نبی کی بشارت کے مطابق طویل عمر پائی۔ اور فرمودۂ رسولؐ کے مطابق ایک سو بیس سال کی عمر میں سری نگر (کشمیر) میں انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہیں۔

جوزف سمتھ نے ایک مسخ شدہ تصویر پیش کی۔ اس کی زندگی کے آخری عشرہ میں مامورِ خدا پیدا ہوا۔ اس نے واقعہ کے حقیقی اور سچے خدوخال نمایاں کیے۔ اور قرآنی مسیحؑ کو دنیا کے سامنے لا کھڑا کیا۔ یہی تصویر اب دنیا کے دلوں پر نقش ہے۔ غلط نقوش مٹنے والے ہیں۔ قرآن کی فتح کا زمانہ آ گیا ہے انتظار کرنے والے اس حقیقت سے شناسا ہو جائیں گے۔"

تمباکو نوشی کی تباہ کاریاں

مکرم خلیل احمد صاحب چوہدری۔ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ مومنوں کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کہ مومن ہر بے ہودہ حرکت اور لغو فعل سے بچتا ہے۔ تمباکو نوشی بھی لغویات میں سے ایک لغو فعل ہے کیونکہ اس سے بیسیوں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جن کا علاج ہمارے ملک میں بہت کم اور مہنگا ہے اور اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل کرتے ہیں لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ

.... یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وقت میں ہوتا تو آپؐ اپنے صحابہؓ کے لیے کبھی پسند نہ فرماتے۔" (الحکم ۲۳ مارچ ۱۹۰۳ء)

نیز فرماتے ہیں کہ:۔

"تو میں یہی ہے کہ اس (تمباکو) سے نفرت اور پرہیز کرے منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کر کے اور پھر باہر نکالے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہوتا تو آپؐ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے۔ اور لغو اور بے ہودہ حرکت ہے۔"

(بدر ۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ "دجال کی ایک یہ علامت بتائی گئی ہے کہ اس کے آگے بھی دھواں ہو اور پیچھے بھی۔ سگریٹ پینے والا منہ سے دھواں نکالتا ہے پھر وہ دھواں پیچھے کو چلا جاتا ہے یورپین لوگ جدھر جائیں گے سگریٹ پیتے جائیں گے یہ بھی دجالی عادت ہے اور مسیح موعودؑ دجالی عادتوں کو مٹانے آئے تھے پس تم بھی دجالی عادتوں کو چھوڑ دو یہ..... دجال کی نشانیاں ہیں اس لیے دجالی نشانیوں کو مٹاؤ اور اپنی اصلاح کرو اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرو تا دنیا کے لیے نمونہ بنو۔"

(الازہار لذوات الخمار صفحہ ۱۸۲)

نیز فرماتے ہیں کہ:

سگریٹ پینے والے اور حقہ نوشی جہاں کہیں لوگوں کو تمباکو پیتے دیکھتے ہیں حقہ کے لالچ میں اس کے پاس جا بیٹھتے ہیں۔ وہ لوگ نیک ہوں یا بد۔ حقہ کی حرص ان کو وہاں تک کھینچ کر لے جاتی ہے.....

.....علاوہ اس کے کہ حقہ نوشی تمام بداخلاقیوں کا منبع ہے اور اس سے انسان پست ہمت اور دوسروں کا غلام بن جاتا ہے اس کی عادت سے بہت سے امراض بھی پیدا ہوتے ہیں حقہ اعصاب کو نقصان پہنچاتا ہے۔ دمہ۔ رعشہ اور بیسیوں بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں پس دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ تمباکو پینے سے بچنا چاہیئے کیونکہ یہ علامت علاوہ بہت سی بداخلاقیوں کے صحت کی خرابی کا موجب ہے۔"

(الازہار لذوات الخمار صفحہ ۱۸۱۔ صفحہ ۱۸۲)

امریکہ کے ڈاکٹروں نے ایک تازہ سروے کے مطابق بیان دیا کہ:۔

"سگریٹ نوشی سے کئی قسم کے سرطان کے عارضے لاحق ہوتے ہیں۔ امریکی ڈاکٹروں کے تازہ سروے کے مطابق سگریٹ نوشی سے گلے، معدے اور خون کے سرطان کے علاوہ گردوں کا کا سرطان بھی ہوتا ہے۔ سروے میں کہا گیا ہے کہ سگریٹ پینے والوں سے یہ بیماریاں دوسروں کو بھی لگ جاتی ہیں..... سروے رپورٹ کے مطابق اس سال امریکہ میں ایک لاکھ تیس ہزار افراد مختلف قسم کے سرطان کے باعث موت کا شکار ہوں گے۔ رپورٹ میں عوام سے کہا گیا ہے کہ اگر وہ اپنی تندرستی چاہتے ہیں تو سگریٹ کے دھوئیں کے قریب بھی نہ جائیں۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۸ فروری ۱۹۸۲ء)

ایک ڈاکٹر نے سگریٹ نوشی کے نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

باقی صفحہ پر

نیا آسمان اور نئی زمین

(برکات "از کشتی نوح" — ۳)

سیدنا حضرت مسیح موعود اپنی کتاب "کشتی نوح" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں جس طرح خدا تعالیٰ قریب ہو کر ظاہر ہو رہا ہے اور صدہا امور غیب اپنے بندہ پر کھول رہا ہے اس زمانہ کی گذشتہ زمانوں میں بہت ہی کم مثال ملے گی۔ لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہوگا گویا وہ آسمان سے اترے گا۔ اس سے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا اور انکار کیا گیا اور چپ رہا لیکن وہ اب نہیں چھپائے گا اور دنیا اس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا ہونٹوں پر اس کا ذکر ہے لیکن دل اس سے پھر گئے ہیں۔ اس لئے خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ زمین مر گئی یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے گویا مر گئے۔ کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا اور گذشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنائے وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے۔ جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اور اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں لیکن افسوس کہ دنیا نے خدا کی اس نئی تجلی سے دشمنی کی اور ان کے ہاتھ میں بجز قصوں کے اور کچھ نہیں اور ان کا خدا ان کے اپنے ہی تصورات ہیں دل ٹٹولتے ہیں اور ہستیاں تھکی ہوئی ہیں اور آنکھوں پر پردے ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۶-۱۷)

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تنویر احمد مرحوم کی یاد میں

دین اسلام کا ایک نہایت پیارا اصول یہ ہے کہ دنیا سے جانے والوں کا ذکر بھلائی کے رنگ میں کرو۔ خدا کی اس بھری کائنات میں یقیناً کچھ ایسے انسان بھی ہوتے ہیں جن کی یاد ہمیشہ دلوں میں رہتی ہے اور جب بھی یاد آتے ہیں انسان اس کی یاد میں کھو جاتا ہے۔

ان چند سطور میں ذکر ہے اپنے ایک دوست اور مجلس راولپنڈی کے خادم تنویر احمد مرحوم کا جسے مرحوم لکھتے ہوئے عجیب کیفیت ہے۔ یہ ہنستا مسکراتا تنویر جو صرف ۲ ماہ بیمار رہا جس کی بیماری کا کسی کو کوئی علم نہیں۔ اس ہنستی اور مسکراتی دنیا سے ہمیشہ کے لئے منہ موڑ گیا۔ یہ اٹل حقیقت ہے کہ اس جہان سے ہر انسان نے ضرور جانا ہے۔ مگر جب نوجوان شخص چلا جائے تو دل نہیں مانتا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے مگر پھر بھی کہنا پڑتا ہے بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ ۔ ۔ اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

عزیزم تنویر احمد کافی عرصہ زعیم حلقہ مغل آباد رہے اور ہر کام کو اچھے طریقے سے کرتے رہے۔ جماعت کے ہر کام اور مجلس کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ تعمیر ہال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وعدہ خاص ۲۴ کو اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا۔ اس کے علاوہ جو کام بھی سپرد کیا جاتا نہایت ذمہ داری سے کرتے تھے۔ ان کی کس کس خوبی کا ذکر کیا جائے۔

مجلس مقامی کے درج ذیل خادموں نے اس بھائی کے لئے ہر ممکن مدد کی اور خون بھی فراہم کیا۔ جناب فضل معین صدیقی، خالد محمود صدیقی، عبدالباسط، عبدالحفیظ ملک قائد مجلس، عبدالباسط صاحب، عبدالقدیر صاحب، نصراللہ صاحب۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اے خدا تو جانے والے کو ہمیشہ اپنے قرب میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما اور جن بھائیوں نے آخری دم تک ہر قسم کی امداد فراہم کی ان کے اخلاص میں برکت ڈال۔ آمین۔

(منصور احمد منصوری ڈھیری حسن آباد راولپنڈی)

ضروری اعلان

احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "بیوت الحمد" منصوبہ کے لئے رقم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پتہ پر بھجوایا کریں کسی ذاتی نام یا عہدہ پر رقم نہ بھجوائی جائے۔"

(صدر کمیٹی بیوت الحمد منصوبہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے پیارے خسر

سید محمد عبداللہ شاہ صاحب مرحوم آف گوجرہ

محمد اشرف کاہلوں ایم۔ اے بی۔ ایڈ۔ دھیرو کے گوجرہ

میرے خسر محترم سید محمد عبداللہ شاہ صاحب ۲۲ دسمبر ۸۲ء کو انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

وفات سے ہفتہ عشرہ قبل حسب معمول نماز تہجد اور جمعہ اذکار مسنونہ کے لئے بیدار ہوئے تو چہرے پر بشاشت تھی۔ اہلیہ محترمہ جو شریک نوافل ہوا کرتی تھیں سے اپنا تازہ خواب بیان فرمانے لگے۔ "آج ابھی ابھی خواب میں والد محترم (سید چراغ شاہ مرحوم۔ ناقل) ملے ہیں۔ اور فرماتے ہیں "سید عبداللہ شاہ تیرا بہت ہی اچھا مکان بن گیا ہے" اسی جملہ پہ آنکھ کھل گئی ہے" اہلیہ محترمہ تعبیر خواب پا گئیں اور چہرے سے مغمومیت و افسردگی ظاہر ہونے لگی۔ آثار ملال دیکھ کر تسلی و تشفی آمیز کلمات سے دلاسہ دیا۔ جلسے جلسہ سالانہ کے ایام مبارک قریب سے قریب تر آرہے تھے۔ انتہائی جذبہ شمولیت جلسہ جوان ہونے لگا۔ خلافت رابعہ کے پہلے جلسہ کی اہمیت نے ایک عجیب قوت جسم میں پیدا کر دی تھی کہ ضعف و کمزوری کا احساس تک جاتا رہا۔ دل کے مریض تھے۔ کچھ عرصہ قبل بیمار ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے صحت بخشی تو صحت یابی کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی مہلت سے تعبیر کر رہے تھے۔ اتباع خلیفہ وقت میں نماز جمعہ کی ادائیگی کا ذوق و شوق ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ گوجرہ نے جلسہ پر بس لے جانے کا پروگرام بنایا تو بہت مسرور ہوئے۔ ۲۳ دسمبر ۸۲ء کو غسل کر کے عمدہ لباس زیب تن کیا فراغت ناشتہ کے بعد جلسہ پر جانے والی بس میں سیٹیں ریزرو کروانے کے لئے احمدیہ مسجد کی طرف روانہ ہوئے سڑک پر اتفاقاً احمدی تانگے والا مل گیا۔ سوار ہوئے اور دینی باتیں کرتے ہوئے منزل چلے۔ رستہ میں علیک سلیک کرتے جا رہے ہیں کہ ساعت مقررہ قریب آگئی۔ راستہ ہی میں تھے کہ حرکت قلب بند ہوئی اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

دینی کام پہ جاتے ہوئے جان جاں آفریں کے سپرد کر دی اور رتبہ شہادت پا گئے۔ "ایں سعادت بزور بازو نیست" مرحوم اپنے والد مکرم سید چراغ شاہ صاحب آف گوجرہ کے فرزند اکبر تھے۔ والد محترم اور ان کے چھوٹے بھائی الحاج پیر محمد یوسف مرحوم ابتداً مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ آپ نے اولاً مخالفت کی اور اپنے گھر میں ان کی آمد و رفت بند کر دی لیکن تھوڑا عرصہ یہ صورت رہی آخر اطاعت والدین کا جذبہ غالب آیا اور ارشاد والد محترم پر تحقیق و جستجوئے حق میں کمربستہ ہو گئے۔ قادیان جلسہ سالانہ پر والد صاحب کے ہمراہ گئے۔ درثمین زیر مطالعہ رہی۔ بالآخر وہ ساعت مبارک بھی آگئی کہ یہ سعید روح حقیقت حال سے اطلاع پا کر آغوش احمدیت میں آگئی۔ محکمہ تعلیم میں ٹیچر تھے۔ مخالفت کی تیز و تند ہواؤں نے چراغ نور کو بجھانا چاہا لیکن یہ شمع صداقت جلتی رہی۔ احمدیت کے نتیجے میں آپ ایک نئے وجود کے مظہر بنے۔ آپ کے گلدستہ اوصاف میں ایسے پھول ہیں جنکی لطافت نزاکت اور شگفتگی پر گلدستہ کی خوبصورتی کا انحصار ہے اور اجمالاً ایک جھلک مقصود تحریر ہے

(۱) شغف قرآن:۔ قرآن مجید سے طبعی لگاؤ پیدا ہو گیا تھا۔ قبول احمدیت کے بعد پہلا پارہ حفظ کیا۔ آخری پارہ کی اکثر سورتیں یاد تھیں اور مختلف رکوع یاد تھے۔ نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن مجید التزاماً کرتے۔ ترتیل سے تلاوت فرماتے تھے۔ بڑے اہتمام سے بچوں کو قرآن پڑھاتے دوسروں کو تلاوت کرتے دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے دعائیں دیتے۔ خاکسار کی بیٹی عطیۃ الحلیم جو ابھی چھوٹی سی ہے۔ اسے چھوٹی سورتیں یاد ہیں۔ جب وہ اپنی توتلی زبان میں سناتی۔ تو بے حد مسرور ہوتے۔ پیار کرتے اور خوب دعائیں دیتے۔ قرآنی دعائیں یاد تھیں اور بکثرت پڑھا کرتے تھے۔

(۲) ذوق عبادت:۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھے پنجگانہ نماز اور مسنون نوافل بالالتزام ادا کرتے نماز تہجد باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ نماز باجماعت ادا کر کے انتہائی خوش ہوتے۔ ذکر الٰہی سے زبان تر رہتی اور اکثر لب ہلتے دکھائی دیتے تھے۔

۳۔ تربیت اولاد:۔ اولاد کی تربیت کا خاص خیال تھا۔ دین حنیف کا پیروکار دیکھنا چاہتے تھے اور اولاد کو اسی لئے گھر کے ماحول کو دینی رکھنے کی سعی فرماتے رہے تاکہ بد اثرات زمانہ سے بچیں اور عمدہ اخلاق سے متصف ہوں۔ بیٹیوں کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی۔

۴۔ صلہ رحمی:۔ عزیز و اقارب کا خاص خیال رکھنے والے تھے۔ غریب رشتہ داروں کی امداد اپنے اوپر فرض کی ہوئی تھی۔ خود اخراجات برداشت کر کے بعض کو تعلیم دلوائی لیکن احسان کبھی نہیں جتایا۔

(۵) اطاعت والدین:۔ جب تک والدین زندہ رہے ان کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ اپنی آمدنی میں سے بچت کر کے نہایت تنگی سے ایک مکان ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بنوایا۔ کسی خیال کی بناء پہ والدین سے ذکر نہ کر سکے۔ والد محترم کو پتہ چلا تو قرین قیاس یہی بات ہے کہ وہ نہیں چاہتے ہونگے کہ مشترکہ حیثیت میں کوئی الگ جائیداد بنائے انہوں نے مکان کو فروخت کر دیا اور آپ کے پاس آدمی بھیجا کہ "مکان کو فلاں شخص کے نام رجسٹری کروا دو میں نے فروخت کر دیا ہے" کوئی عام انسان ہوتا تو ہزار حیلے بہانے کرتا حکم عدولی کرتا کیونکہ جائیداد کا معاملہ تھا لیکن آپ نے فوراً تعمیل کی اور فروختگی کی پوری رقم والد محترم کی جھولی میں لا کر ڈال دی۔ ذرا بھی طبیعت پہ ملال نہ آیا۔ کس قدر اطاعت گزار تھا یہ وجود!

۶۔ مہمان نوازی:۔ مہمان نوازی بھی آپ کا خاص وصف رہا ہے۔ مہمانوں کی آمد پر بہت خوش ہوتے۔ ان کی خوراک اور آرام میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔

۷۔ سلسلہ سے محبت:۔ سلسلہ سے بہت محبت تھی۔ مقامی جماعت نے جو ذمہ داری بھی سونپی اسے خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ کتب سے خاص لگاؤ تھا۔ جب بھی کوئی نئی کتاب سلسلہ کی دیکھتے ضرور خرید لیتے حضرت مسیح موعودؑ، حضرت مصلح موعود اور دیگر بزرگان کی کتابیں پاس تھیں اکثر زیر مطالعہ رہتیں۔ درثمین بڑی عقیدت و احترام سے پڑھتے۔ سلسلہ کے نمائندوں سے ملتے تو نہایت عزت و احترام کرتے۔ دعاؤں کی درخواست کرتے۔

۸۔ چندوں میں باقاعدگی:۔ تمام چندے باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ سیکرٹری مال صاحب کو خود جا کر چندہ دیتے۔ موصی تھے باقاعدہ حساب رکھتے مرکز آتے تو وصیت کا حساب چیک کرتے اور متعلقہ کاغذات چیک کروا کے جایا کرتے تھے۔ تمام مدات میں حسب استطاعت حصہ لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے "انسان کو کسی تحریک سے محروم نہیں رہنا چاہیئے" چندوں کی باقاعدگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وفات کے بعد جب حساب چیک کیا گیا تو زائد ادائیگی تھی۔ اہلیہ محترمہ کی بھی وصیت کروائی ہوئی تھی اور ان کے چندوں کی ادائیگی کا خود خیال رکھتے اور بار بار ان سے دریافت کرتے کہ کوئی چندہ باقی تو نہیں رہا۔

۹۔ پیکر صبر و رضا:۔ زندگی میں کئی حوادث آئے لیکن مجسمہ صبر و رضا بنے رہے۔ زندگی میں جواں سال برسر روز بیٹا سید محمد ظفر اللہ شاہ اور دو سر جو نہایت متقی، موصی اور رقیق القلب انسان تھے۔ فوت ہو گیا تو کمال استقامت کا نمونہ دکھایا۔ زبان پہ ذرہ بھر حرف شکایت نہ لائے ہاں جب ان کی خوبیاں اور اوصاف بیان فرماتے تو آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔ اشک رواں ہو جاتے آواز گلوگیر ہو جاتی۔ کیونکہ وہ باکمال انسان اور عارف باللہ تھے۔ مرحوم کی اولاد کی پرورش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیا۔ انہیں ہمیشہ ان کے باپ کی خوبیوں سے آگاہ کرتے رہتے۔ کس قدر جوش و جذبہ تھا اعلیٰ تربیت کا! کچھ عرصہ بعد ۱۹۷۸ء کے جلسہ سالانہ کے اختتام پر گوجرانوالہ جانے والی احمدیہ بس جب حادثہ کا شکار ہوئی تو اس میں آپ کے جواں سال داماد سید محمد اسحٰق صاحب ناحق جاں بحق ہو کر داغ مفارقت دے گئے۔ تو اس موقعہ پر بھی صبر و رضا کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ اس مصرعہ

"راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو"

کے مصداق ثابت ہوئے۔ لیکن عمر کا بھی تقاضا تھا۔ دونوں جانکاہ حادثے اثر غم چھوڑ گئے۔

۱۰۔ دعا گو بزرگ:۔ بڑی دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔ خلیفہ وقت بزرگان دین، بیماروں ضرورت مندوں، کارکنان سلسلہ اور عزیز و اقارب سب کے لئے باقاعدگی سے دعائیں کرتے غلبہ اسلام کے لئے بھی دعا گو رہتے تھے۔ دعاؤں کو اس قدر اہمیت دیتے تھے کہ لوگوں کی قبول ہدایت کی توفیق کے بارے میں دعائیں مانگتے۔ غرض یہ کہ دشمن ہو یا دوست سب دائرہ دعا میں شامل تھے۔ قبولیت دعا بارے اطلاع پاتے تو سجدہ شکر بجا لاتے۔ خاکسار کی ملازمت اور درستی حالات کے بارے بکثرت دعائیں کرتے رہے۔ اور اپنی آنکھوں سے قبل قبولیت دعا کے نشان مشاہدہ کر گئے۔ خاکسار کو ملازمت بھی مل گئی اور جملہ پریشانیاں دور ہو گئیں۔ الحمد للہ۔ خاندان میں قبولیت دعا کے نشان چھوڑ گئے ہیں۔

مختصر یہ کہ مرحوم بڑے زاہد و عابد، متقی، دعا گو پابند صوم و صلوٰۃ اور فدائی احمدیت تھے۔ طبیعت میں تصنع اور بناوٹ نہیں تھی۔ سادگی پسند تھے نفاست و پاکیزگی کا خیال رکھنے والے تھے۔ صفائی پسند تھے۔ اشیاء کو بڑے قرینے سے رکھتے۔ بچوں پہ شفقت کرنے والے تھے۔ ان کی زندگی دنیوی تکلفات سے مبرا تھی یاد الٰہی میں مستغرق رہتے اور اسی میں لذت پاتے محرمات سے اجتناب کرنے والے تھے۔ کم گو تھے جھوٹ سے نفرت اور سچ سے پیار تھا۔ جھوٹی شہرت سے کنارہ کش رہنے والے اور گوشہ نشین وجود تھے۔ نیکیوں میں حریص اور آگے نکلنے والوں میں سے تھے انہی خوبیوں کی بناء پر یہ شرف حاصل ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور سوگوار خاندان سے فرداً فرداً موجود افراد سے تعزیت فرمائی۔ بڑی ہی خوبیوں والے انسان تھے۔

تمام تحریر ماقبل کا مقصد محض مرحوم کے لئے تحریک دعا ہے۔ اس لئے خاندان حضرت مسیح موعودؑ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کے بارے دعا کریں۔

کیا آپ!
• چندہ عام • حصہ آمد
• چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا ایک مقصد تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے روشناس کرانا ہے (وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

فاستبقوا الخیرات کا حسین منظر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔

"اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے "فاستبقوا الخیرات" کا ایک بہت ہی حسین منظر ہمارے سامنے آجائے گا۔ یعنی جماعت کے تمام حصے (انصار۔ خدام۔ لجنہ) ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کے لئے دوڑ کر رہے ہوں گے۔" (الفضل ۱۲/۲ ۸۲ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عین اسی ارشاد کے مطابق انصار خدام اور لجنہ تحریک جدید کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا روح پرور نظارہ پیش کر رہے ہیں اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی دعائیں حاصل کر رہے ہیں۔ الفضل میں اس ضمن میں متعدد رپورٹیں بغرض دعا ہدیہ قارئین کی جا چکی ہیں جن تنظیموں نے تاحال اپنی مساعی کی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ براہ کرم اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ۔ ربوہ)

اکناف عالم میں تبلیغ اسلام

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعے اکناف عالم تک وہ اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی۔ اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم اور کوئی نہیں۔..... زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے..... یہ خدا اس کے رسول اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔

جس دن تم سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں جس دن تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔" (الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۳۵ء)

اللہ تعالیٰ حضور کے ان ارشادات پر عمل کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ افراد جماعت کو اپنی زندگیاں وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں دورہ

خاکسار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں پشاور۔ نوشہرہ۔ مردان۔ کیمبلپور۔ واہ کینٹ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ گوجر خان۔ کھاریاں۔ جہلم۔ گجرات۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ کا ایک دورہ کر رہا ہے تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تکمیل میں الفضل کی اشاعت کو چھ سالانہ ۱۹۸۳ء تک دس ہزار تک پہنچایا جائے یہ مہم احباب کے تعاون کے بغیر سر نہیں کی جا سکتی۔

خاکسار امید کرتا ہے کہ احباب جماعت کے تعاون اور مدد سے یہ مہم باآسانی سر کی جا سکتی ہے۔ کوئی کٹھن اور مشکل کام نہیں۔ صرف احباب کی توجہ کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ آپ کیساتھ ہو۔

جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس دورے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ جو دوست اخبار نہیں خریدتے وہ خود خریدار بن کر اس کی تعداد بڑھانے میں مدد دیں اور مخیر احباب دوست احباب کے نام پر بھی جاری کروا کر بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔ (خاکسار عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

روزنامہ الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر الفضل)

اعانت الفضل

خاکسار اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی ۲۴ فروری کو محلہ دار الیمن اور ۲۵ فروری کو محلہ باب الابواب الفضل کی توسیع اشاعت کی غرض سے گئے۔ دونوں محلوں کے احباب نے بالعموم اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم صدر محلہ دار الیمن مکرم صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) برکت علی صاحب زعیم انصار اللہ دار الیمن وسطی مکرم چوہدری علی اکبر صاحب صدر محلہ باب الابواب اور مکرم سمیع اللہ صاحب مبارک نگران انصار اللہ یمن بلاک نے بالخصوص تعاون فرمایا۔ دار الیمن سے ۳۲ اور باب الابواب سے ۱۰ احباب نے الفضل کی خریداری قبول کی باب الابواب کے تین دوستوں نے الفضل کے دو پرچے روزانہ اور چار خطبات جمعہ ایک سال کے لئے دوسرے دوستوں کے نام جاری کرانے کے لئے بھی رقوم پیش کریں صدران محلہ نے اس سلسلہ میں اپنی مساعی جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا گیا تو حضور نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کے اموال و نفوس میں برکت دے اور انہیں بیش از بیش خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل۔ ربوہ)

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بڑے بھائی ڈاکٹر محمود حسین صاحب پروفیسر آف آرکیٹکچر انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کو یکم جنوری ۱۹۸۳ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ الحمد للہ۔

عزیز نومولود مکرم صوبیدار محمد حسین صاحب کا پوتا محترم فضل دین صاحب (مرحوم) کا پڑپوتا اور مکرم حدایت عزیز الرحمٰن صاحب موچی گیٹ لاہور کا نواسہ ہے حضور نے حالیہ دورہ لاہور کے دوران "طارق محمود" نام تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر منصور احمد لاہور چھاؤنی)

درخواست ہائے دعا

● خاکسار ساڑھے چار سال ہوئے ایک حادثہ کا شکار ہو کر بستر علالت پر پڑا ہے چلنے پھرنے سے معذور ہے جسمانی کمزوری کی وجہ سے مختلف عوارض کا حملہ ہوتا رہتا ہے ریڑھ کی ہڈی میں درد ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر کامل صحت دے۔ آمین۔

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی۔ مریدکے)

● میری چچازاد بہن دس بارہ سال سے شدید بیمار چلی آرہی ہیں ہسپتال میں زیر علاج ہے اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(رانا رفیق احمد عقب جنرل ہسپتال۔ لاہور)

● میرے چھوٹے بھائی آصف کچھ دنوں سے شدید بیمار ہیں جس کی وجہ سے ہم سب گھر والے پریشان ہیں اسی طرح میری چھوٹی بھتیجی کو سیڑھیوں سے گر جانے کی وجہ سے سر میں سخت چوٹ آئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مریضوں کو جلد کامل شفا عطا کرے۔

(زبیدہ بنت غلام محمد نواب شاہ سندھ)

● میرا نواسہ شہریار (عمر چھ سات ماہ) شدید بیمار ہے عزیزہ کی شفایابی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ (میاں خیر محمد ڈیرہ غازیخان)

● میری نسبتی بہن محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ آجکل بہت بیمار ہیں اسی طرح میری حقیقی ہمشیرہ محترمہ بخت بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالعزیز صاحب چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ کا بازو گر جانے کی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد (ہومیو) چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ)

● عزیزم ڈاکٹر مبارک احمد شالامار ٹاؤن لاہور کی طبیعت سات آٹھ روز سے خراب ہے۔ نیز میری بڑی بیٹی عزیزہ ناصرہ بھی بیمار ہے۔ ہر دو مریضوں کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد کم از کم ۱۰۰ ملکوں میں مشن ہاؤسز کا قیام ہے (وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

وقف جدید کا نیا سال تو شروع ہو چکا۔ کیا آپ نے اس میں شمولیت فرمائی ہے؟ ناظم مال وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نواں گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۱۱، ۱۲، ۱۳ مارچ کو منعقد ہو رہا ہے۔

سیکرٹری ٹورنامنٹ

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیات کا موجودہ ایڈریس درکار ہے اگر موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کا موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے۔ کیونکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔

۱۔ محترمہ مریم بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۸۹۱۳ اہلیہ مستری محمد عبد اللہ صاحب سابق سکونت قادیان ضلع گورداسپور

۲۔ محترمہ افسری بانو صاحبہ وصیت نمبر ۸۹۳۶ اہلیہ عین الدین صاحب سابق سکونت کانپور۔

۳۔ سکینہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۹۰۵۵ اہلیہ جیون شاہ صاحب سابق سکونت قادیان ضلع گورداسپور۔

۴۔ محترمہ حسن بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۹۰۸۴ زوجہ چوہدری قائم الدین صاحب بھینی بانگر ضلع گورداسپور۔

۵۔ محترمہ امیر بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۹۲۰۰ بیوہ محمد میر صاحب ساکن قادیان۔

۶۔ ثریا بیگم صاحبہ بنت مستری محمد رمضان صاحب ننگلی آف لاہور چھاؤنی۔ وصیت نمبر ۸۰۱۱

۷۔ قبول بی بی صاحبہ بیوہ حاجی امام بخش صاحب ساکن شاہجہانپور۔ وصیت نمبر ۹۴۳۶

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم صاحبزادہ محمد احمد لطیف صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب وفات پا گئے ہیں قطعہ مع دوکان نمبر ۲۱/۸ محلہ دار الصدر ربوہ مرحوم کے نام ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

۱۔ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم۔
۲۔ امۃ الہادی بیگم صاحبہ دختر ۳۔ طاہر احمد صاحب
۴۔ بشیر احمد صاحب ۔ ۵۔ محمد فاضل صاحب
۶۔ محمد جمیل صاحب ۷۔ محمد امجد صاحب۔
۸۔ عبد اللطیف احمد صاحب۔ ۹۔ سیدہ ناصرہ لطیف صاحبہ دختر مرحوم۔ ۱۰۔ سید محمد مہدی لطیف صاحب ۱۱۔ محمد ارشد صاحب ۱۲۔ سید عبد الحی لطیف ۱۳۔ سیدہ امۃ الحی صاحبہ دختر مرحوم۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ ہم تمام وارثان مرحوم کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمایئے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ـــــ ربوہ)

شکریہ احباب درخواست دعا

"یہ عاجز یکم فروری کو جماعتی کام کے سلسلہ میں جاتے ہوئے سڑک کے ایک حادثہ میں زخمی ہو کر ہسپتال میں داخل ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان اور اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت کے دیگر بزرگوں اور بھائیوں کی دعاؤں سے ایک حد تک صحت یاب ہو کر گھر آ چکا ہے۔ اس عرصہ میں ایک بڑی تعداد میں بھائیوں اور بزرگوں نے اس عاجز کی عیادت ہی نہیں کی بلکہ اپنی خصوصی اور دلی دعاؤں سے نوازا بعض احباب ہسپتال اور گھر تشریف لاتے رہے اور بہت سے دوست بذریعہ خطوط خیریت معلوم فرماتے رہے خاکسار اپنے ان جملہ بزرگوں اور بھائیوں کا خطوط کے ذریعہ شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہے کیونکہ ابھی بیٹھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور ڈاکٹری ہدایت بھی لیٹے رہنے کی ہے اس لئے اس اعلان کے ذریعہ میں جملہ بزرگوں اور بھائیوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلد تر صحت کاملہ عطا فرمائے پہلے سے کہیں بڑھ کر خدمت دین کی مقبول توفیق فرمائے اور خاکسار کے تمام بچوں اور اہلیہ کو خادم دین بنائے۔ آمین

(ناصر احمد چوہدری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بالائی منزل کاشانہ آصفہ گلبرگ ۲ پشاور)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ یکم مارچ ۱۹۸۳ء کے صفحہ ۷ پر "اعانت الفضل" کے زیر عنوان لجنہ اماء اللہ دار الرحمت غربی ربوہ کی طرف سے عطیات کی ایک فہرست شائع ہوئی ہے اس فہرست میں دفتری غلطی کی وجہ سے بعض بہنوں کے ناموں کے سامنے غلط رقوم درج ہو گئی ہیں اس لئے ان بہنوں کے نام اور ان کی طرف سے پیش کئے گئے عطایا کی فہرست دوبارہ شائع کی جا رہی ہے۔

مکرمہ ناصرہ شاہین صاحبہ اہلیہ عبد الغنی صاحب مرحوم ۔/۱۰ مکرمہ شمیم بشارت صاحبہ اہلیہ ملک بشارت احمد صاحب ۔/۱۲۵ مکرمہ طاہرہ مسعود صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب ۔/۲۵ مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ رفیع الدین صاحب ۔/۵۰ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر رشید احمد صاحب ۔/۲۵ مکرمہ مائی نواب بی بی صاحبہ ۔/۱۰ مکرمہ بشریٰ مسعود صاحبہ اہلیہ مرزا مسعود احمد صاحب ۔/۱۵ شاہدہ یوسف صاحبہ و بشریٰ یوسف صاحبہ ۔/۱۰ فاطمہ احمد دین صاحب ۔/۵۰ (مینجر الفضل۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

● مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بنت نواب محمد علی خان صاحب بنگش اہلیہ مکرم صدیق خان صاحب بنگش بعمر ۶۵ سال دماغ کی رگ پھٹ جانے کے سبب خیبر ہسپتال پشاور میں یکم فروری کو رات ۱۰ بجے وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ نیک اور سلسلہ احمدیہ سے لگاؤ اور پیار رکھنے والی تھیں۔ نعش خیبر ہسپتال سے کوہاٹ لائی گئی۔ نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد احمد نگر کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات نیز جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ آمین

(سعید احمد خان سہیل مربی سلسلہ کوہاٹ (سرحد)

● محترم برادرم محمد احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ و جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مغربی برلن (مغربی جرمنی) کے ماموں جان مکرم محمد اشرف صاحب گوکھووال ضلع فیصل آباد میں گذشتہ دنوں انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے مکرم برادرم محمد احمد صاحب اور ان کے جملہ اعزہ و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ نیورنبرگ مغربی جرمنی)

۔ محترم جناب فضل محمود صاحب قریشی محلہ یکہ توت پشاور شہر بقضاء الٰہی کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۵ فروری ۱۹۸۳ء کو وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نماز جنازہ کے بعد چار بجے شام مرحوم کو احمدیہ قبرستان پشاور میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم پشاور کے قدیمی مخلص احمدیوں میں سے تھے ڈپٹی کمشنر آفس میں کام کرتے ہوئے ریٹائر ہوئے تھے کچھ عرصہ جماعت کے پراونشل امیر صاحب کے فرائض بھی رہے تھے۔ خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ بیعت کے بعد اور پھر ۱۹۴۷ء کے دوران شدید مخالفت کے باوجود استقامت دکھائی اور مشکلات کو نہایت صبر و انکساری کے ساتھ برداشت کیا۔

قارئین الفضل دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے اور آپ کے فرزندان اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ (حاجی خلیل الرحمٰن خان صدر وصایا جماعت احمدیہ پشاور)

۔ خاکسار کے والد بزرگوار قبلہ پیر سید احمد زمان شاہ صاحب (ریٹائرڈ پولیس آفیسر) سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واتہ ضلع مانسہرہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۸۳ء کو ۸۰ سال کی عمر میں ربوہ میں حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اگلے روز مسجد مہدی سے ملحقہ گراؤنڈ میں مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں واتہ و مانسہرہ سے آئے ہوئے عزیز و اقارب کے علاوہ کثرت سے مقامی احباب شامل ہوئے۔ تدفین قبرستان نمبر ۱ میں ہوئی۔

سلسلہ سے حد درجہ اخلاص و فدائیت رکھتے تھے۔ معمر ہونے کے باوجود سلسلہ کی خدمت کے لئے نوجوانوں کی طرح مستعد رہتے تھے اور ریٹائرمنٹ کے بعد ایک بڑا عرصہ تبلیغ ہی اہم مشغل تھا۔ انتہائی نڈر، سادہ اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ آپ پیر محمد زمان شاہ صاحب (مرحوم) ایڈووکیٹ جنرل صوبہ سرحد اور سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کے حقیقی بھائی تھے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب بزرگوار کے درجات بلند فرمائے۔ نیز ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل دے اور اپنے بزرگ والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید مبشر احمد آف واتہ حال ۲۵ دار الرحمت شرقی ربوہ)

محترمہ محمدی بی بی بیوہ مکرم مستری عبد العزیز صاحب (مرحوم) ۱۹ فروری ۱۹۸۳ء کو شام ۸ بجے بقضائے الٰہی اچانک ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ بہت مخلص اور نیک سیرت اور ملنسار خاتون تھیں۔ اگلے دن شام مربی سلسلہ مختار احمد صاحب چیمہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ۵ لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنی رضامندی کی جنتوں میں داخل کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(محمود احمد ریاض۔ کروندی ضلع عمر پور)

قائدین کرام! ۴ تا ۱۱ مارچ ہفتہ وصولی منائیں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی چونسٹھویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ مورخہ یکم، ۲، ۳ اپریل ۱۹۸۳ء / شہادت / ۱۳۶۲ ہش بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کے اسماء گرامی ۱۵ مارچ / امان تک پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں ہو اور حسب قواعد ہو۔

۲۔ نمائندگان شوریٰ کی اطلاعات میں یہ تصدیق آنی بھی لازمی ہے کہ نمائندگان (مطابق قواعد شوریٰ) چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں۔

۳۔ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء ایک چوتھائی نمائندگی تیس ۳۰ سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔

۴۔ نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

۵۔ امراء اضلاع کی خدمت میں یہ بھی گذارش ہے کہ ان کی طرف سے امسال جن جماعتوں کو (مقررہ تعداد کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جارہا ہے ان کی اطلاع یکم مارچ تک دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

ایک احمدی طالب علم کا اعزاز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے تعلیمی منصوبہ کے تحت اپنی خلافت کا پہلا طلائی تمغہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آف شاہنواز میڈیکل سٹورز لاہور کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر ایم بی بی ایس میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر عطا فرمایا۔ یہ اس کی تقریب کی تصویر ہے۔ عزیز موصوف مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری ناظر حسین صاحب آف چک جھمرہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازے اور اپنی رضا عطا فرمائے۔

بقیہ :۔ تمباکو نوشی

"سگریٹ پینے سے انسان کو دل اور پھیپھڑوں کی بیماریاں لگ جاتی ہیں اس کا علاج ہمارے ملک میں بہت کم اور مہنگا ہے اسلیے ایسی بیماریوں سے بچنے کے لیے سگریٹ نوشی سے پرہیز کرنا چاہیے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۶ فروری ۱۹۸۲ء)

ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ تمباکو نوشی سے خوراک کم ہو جاتی ہے اور خون میں کمی واقع ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے زیادہ تر دل کا دورہ اسی وجہ سے پڑتا ہے اور شریانیں بھی پھٹ جاتی ہیں۔ جو والدین تمباکو نوشی کرتے ہیں ان کے بچوں کو نمونیہ زیادہ ہوتا ہے پھر اس نے کہا کہ تمباکو نوشی میٹھا زہر ہے۔ روزانہ پچیس سگریٹ پینے والے پانچ سال عمر کم ہو جاتی ہے۔

ایک فرانسیسی صحافی تمباکو نوشی کے نقصانات پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان دیتا ہے کہ "اس طرح پھیپھڑوں کے سرطان کی وجہ سے دس مریضوں میں سے ۹ سگریٹ پینے والے ہوتی ہیں۔ روزانہ ایک ڈبیہ سگریٹ پینے والے لوگوں کی طبعی عمر تقریباً آٹھ سال کم ہو جاتی ہے۔"

(روزنامہ نوائے وقت ۲۰ جنوری ۱۹۸۲ء)

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں کہ:۔

"چوتھی چیز جو لغویات میں شامل ہے اور جس کو ترک کرنا نہایت ضروری ہے وہ حقہ ہے مگر پہلے تو اس کو اس لیے شروع کرتے ہیں کہ اس سے قبض کھل جاتی ہے مگر پھر ان کی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ پاخانہ میں بیٹھ کر تین تین دفعہ چلمیں بھرواتے ہیں تب انہیں اجابت ہوتی ہے پھر حقہ پینے والوں کو ہمیشہ گلے اور سینہ کی خرابی اور کھانسی کا عارضہ رہتا ہے کیونکہ جو چیز جسم کو سُن کر دیتی ہے وہ آخر میں اعصاب کو ڈھیلا اور کمزور کر دیتی ہے اور کئی امراض کا موجب بن جاتی ہے۔ مگر اس زمانہ میں حقہ اور سگریٹ کا اس قدر رواج ہے کہ اکثر نوجوان بلکہ بچے بھی اس میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں مگر چونکہ یہ ایک نشہ آور چیز ہے اسلیے رفتہ رفتہ وہ اس کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ اگر ضرورت محسوس ہونے پر انہیں حقہ یا سگریٹ یا نسوار وغیرہ نہ ملے تو وہ پاگلوں کی طرح دوڑتے پھرتے ہیں۔ گویا حقہ بھی لغویات میں شامل ہے جس کو چھوڑنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر کوئی شخص خود نہ چھوڑ سکے تو اسے کم از کم یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اس کی اگلی نسل اس بدی سے محفوظ رہے اور اس کی عمر کے خاتمہ کے ساتھ اس لغو فعل کا بھی اس خاندان سے خاتمہ ہو جائے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۷۰)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں تمباکو نوشی سے جو کہ ہماری جان کی دشمن اور ایک لغو فعل ہے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

دو باتوں سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیئے

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۔ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (الحجرات: ۱۲)

فرماتا ہے اے مومنو! خوب یاد رکھو ایکدوسرے سے مذاق نہ کرو ممکن ہے جس سے تم مذاق کرتے ہو وہ تم سے بہتر ہو۔ اور طعن کرنا چھوڑ دو۔ اور بُرے ناموں سے بھی ایکدوسرے کو یاد نہ کرو کیونکہ ان باتوں کے نتیجہ میں تم ظالم بن جاؤ گے اور ظالم خدا کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔

اس آیت کریمہ میں ہر ایک مخاطب ہے اس لئے ہم سب کو الزام لگانے اور برے نام رکھنے سے بچنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

• میری بھاوجہ صاحبہ اہلیہ کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب نشاط کالونی لاہور بوجہ بلڈ شوگر سی۔ ایم ایچ لاہور میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ واحباب جماعت سے صحت کاملہ کے لیے درخواست دعا ہے۔ (شیخ نذیر احمد فیض، بلال اسٹیٹس ربوہ)

مکان کرایہ کیلئے خالی

ایک مکان مشتمل بر تین کمرے۔ برآمدہ۔ کچن باتھ روم۔ ٹائلٹ۔ پانی۔ بجلی۔ سوئی گیس واقع دارالرحمت غربی ربوہ کرایہ پر دینا مقصود ہے فوری رابطہ قائم کریں۔

مسائل و وسائل
کاسنگم

املاک کنسرن ریلوے روڈ ربوہ